بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
تصنیف:
فقیہ العصر، بقیۃ السلف حضرت علامہ
الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ
ناشر:
جامعہ تبلیغ الاسلام
مفتی آباد شاہ کوٹ روڈ نزد کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد۔
Ph: 041-361860
www.islamforu.com

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف :-

فقیہ عصر الحاج مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر :

جامعہ تبلیغ الاسلام

مفتی آباد شاہ کوٹ روڈ نزد کھرڑیانوالہ فیصل آباد

نام کتاب ------------------ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

مصنف ------------- فقیہ عصر الحاج مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

قیمت ------------

ٹائٹل ڈیزائن ---------- الباسط گرافکس لاہور

تعداد --------------

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قال اللّٰه تعالٰی فی الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ صدق اللّٰه الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ۔

سامعین حضرات! آج آپ کے سامنے میلاد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز اور بابرکت اور مستحب ہونے کے متعلق چند باتیں بیان کرنے کا شرف حاصل کررہا ہوں۔

سب سے پہلے قرآن مجید سے پھر احادیث مبارکہ سے زاں بعد آئمہ دین اور علمائے کرام کے اقوال مبارکہ سے پھر واقعات صادقہ سے ثبوت پیش کیا جارہا ہے۔

﴿قرآن مجید﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا۔ ﴿سورہ یونس آیت ۵۸﴾

اے محبوب آپ فرمادیں اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے حاصل ہونے پر خوشیاں مناؤ۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت اس سے کیا مراد ہے مختلف اقوال ہیں لیکن سیدنا ابن عباس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک ہے:

اِنَّ الْفَضْلَ الْعِلْمُ وَالرَّحْمَۃَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ﴿تفسیر روح المعانی۔ ص ۱۴۱، سورہ یونس﴾

یعنی فضل سے مراد علم اور رحمت سے مراد حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

نیز تفسیر روح المعانی میں ہے: وَالْمَشْھُوْرُ وُصِفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالرَّحْمَۃِ کَمَا یُرْشِدُ اِلَیْہِ

قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔

ص ۱۴۱

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف رحمت مشہور ہے جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ذیشان: وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ راہنمائی کر رہا ہے۔

نیز تفسیر نعیمی میں ہے: اللہ تعالی کا فضل قرآن مجید ہے اور رحمت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ (تفسیر نعیمی ۔ ص ۳۶۸، سورہ یونس)

نیز اسی میں ہے: اے محبوب لوگوں کو یہ خوشخبری دے کر انہیں یہ بھی حکم دیں کہ اللہ کے فضل اور رحمت ملنے پر خوب خوشیاں مناؤ عمومی خوشی تو ہر وقت مناؤ خصوصی خوشی ان تاریخوں میں جن میں یہ نعمت آئی ہے رمضان مبارک خصوصا شب قدر اور ربیع الاول خصوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رمضان میں اللہ کا فضل یعنی قرآن آیا اور ربیع الاول میں رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ۔ (تفسیر نعیمی ۔ ص ۳۶۹، سورہ یونس)

نیز تفسیر ضیاء القرآن میں ہے: حصول نعمت پر اظہار مسرت حکم الٰہی ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت نعمت عظمیٰ ہے اس پر جتنی خوشی کی جائے کم ہے ۔ ﴿تفسیر ضیاء القرآن۔ص ۳۰۹، سورہ یونس﴾

اور جب یہ واضح ہو گیا کہ سب جہانوں کی رحمت حبیب خدا سید انبیاء ہیں ﴿صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن﴾ اور فرمان ذوالجلال ہے کہ رحمت کے حاصل ہونے پر خوشیاں مناؤ لہذا سب جہانوں پر لازم ہے کہ سرکار کی آمد پر خوشیاں منائیں۔

بدیں وجہ بزرگان دین اولیاء کرام نے فرمایا کہ جب سَیِّدُ الْعَالَمِیْن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہوئی تو سوائے شیطان اور اس کی پارٹی کے سب جہانوں نے چرند پرند نے وحوش وطیور نے زمین وآسمان والوں نے خوشیاں منائیں جیسے کہ آئندہ صفحات پر آرہا ہے۔

یا اللہ ہمیں بھی انہیں میں سے کر جو کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ پر خوشیاں مناتے ہیں۔ آمین

(۱)

ابولہب کی ایک لونڈی تھی جس کا نام ثویبہ تھا اور جب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہوئی تو اس ثویبہ نے ابو لہب کو مبارک باد دی مبارکباد سن کر ابولہب نے انگلی سے اشارہ کر کے اس ثویبہ لونڈی کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ کی خوشی میں آزاد کر دیا اور جب ابولہب مر گیا تو اس کے بھائی سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے خواب میں ابولہب کو دیکھا اور پوچھا بھائی کیا حال ہے تو ابولہب نے کہا میں دوزخ میں ہوں لیکن پیر کے دن مجھے اس انگلی سے کوئی آرام دہ چیز ملتی ہے جس سے مجھے آرام ملتا ہے کیونکہ میں نے اس انگلی سے اشارہ کر کے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے: قَالَ عُرْوَۃُ وَثُوَیْبَۃُ مَوْلَاۃٌ لِاَبِیْ لَہَبٍ کَانَ اَبُوْ لَہَبٍ اَعْتَقَہَا فَاَرْضَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَہَبٍ اُرِیَہٗ

لِبَعْضِ اَهْلِہ ﴿حُلِیَ اَنَّہُ الْعَبَّاسُ﴾ بِشَرِحِیْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِیْتَ قَالَ اَبُوْ لَہَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَ کُمْ غَیْرَ اَنِّیْ سُقِیْتُ فِیْ ھٰذِہٖ بِعِتَاقَتِیْ ثُوَیْبَةَ۔

﴿صحیح بخاری۔ ص ۷۶۴ باب و یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب﴾

اوراس حدیث پاک کے حواشی میں ہے: قِیْلَ ھٰذَا خَاصٌّ بِہٖ اِکْرَامًا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا خُفِّفَ عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ بِسَبَبِہٖ وَقَالَ لَا مَانِعَ مِنْ تَخْفِیْفِ الْعَذَابِ عَنْ کُلِّ کَافِرٍ عَمِلَ خَیْرًا۔

نیز شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ماثبت من السنۃ میں تحریر فرمایا: وَاَرْضَعَتْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُوَیْبَةُ عَتِیْقَةُ اَبِیْ لَہَبٍ اَعْتَقَھَا حِیْنَ بَشَّرَتْہُ بِوِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُأِیَ اَبُوْ لَہَبٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ فِی النَّوْمِ فَقِیْلَ لَہٗ مَا حَالُکَ قَالَ فِی النَّارِ اِلَّا اَنَّہٗ خُفِّفَ عَنِّیْ کُلَّ لَیْلَةِ اثْنَیْنِ وَاَمُصُّ مِنْ بَیْنِ اِصْبَعَیَّ ھَاتَیْنِ مَآءً وَاَشَارَ اِلٰی رَأْسِ اِصْبَعَیْہِ

وَاَنَّ ذٰلِکَ بِعِتَاقَتِیْ ثُوَیْبَۃَ عِنْدَ مَا بَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِاِرْضَاعِہَا لَہٗ۔

(۱) ماثبت من السنۃ۔ص ۶۰ (۲) مواھب لدنیہ مع الزرقانی۔ص ۱۳۸

(۳) اثبات المولد والقیام۔ص ۲۴

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ نے بھی دودھ پلایا تھا ابولہب نے ثویبہ لونڈی کو اس خوشی میں آزاد کیا تھا جبکہ ثویبہ نے ابولہب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشخبری سنائی تھی اور جب ابولہب مر گیا تو خواب میں ﴿سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ﴾ نے دیکھا اور پوچھا تھا کیا حال ہے تو ابولہب نے کہا میں دوزخ میں ہوں لیکن ہر پیر کی رات مجھ پر عذاب کی تخفیف ہو جاتی ہے اور میں ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی چوستا ہوں اور اس نے دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا اور بتایا کہ یہ انعام مجھے اس لئے ملا ہے کہ جب مجھے ثویبہ نے اللہ تعالی کے حبیب کی ولادت کی مبارکباد دی تھی تو میں نے

اس کو آزاد کر دیا تھا اور ثویبہ کے دودھ پلانے کی وجہ سے۔

اس حدیث پاک کو بیان کر کے حضرت علامہ حافظ الحدیث ابوالخیر شمس الدین ابن جزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: فَاِذَا کَانَ ھٰذَا الْکَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّہ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرْحِہٖ لَیْلَۃَ مَوْلِدِہٖ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُسَرُّ بِمَوْلِدِہٖ وَیَبْذِلُ مَا تَصِلُ اِلَیْہِ قُدْرَتُہٗ فِیْ مَحَبَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعُمْرِیْ اِنَّمَا یَکُوْنُ جَزَائُہٗ مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَہٗ بِفَضْلِہِ الْعَمِیْمِ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ۔

(۱) مواھب لدنیہ و شرح للزرقانی۔ ص ۱۳۹ جلد ۱ (۲) ما ثبت من السنۃ۔ ص ۶۰ (۳) اثبات المولد و القیام۔ ص ۲۴ (۴) مختصر سیرۃ الرسول۔ مصنفہ شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی۔ ص ۱۲

یعنی اے عزیز غور کر کہ جب یہ کافر ابولہب جس کی مذمت میں قرآن پاک کی سورۃ نازل ہوئی اس کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی کی وجہ سے دوزخ میں یہ انعام ملا۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امتی مسلمان کا کیا حال ہوگا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنی استطاعت کے مطابق ﴿اللہ تعالی کے دیئے ہوئے﴾ مال کو خرچ کرتا ہے مجھے جان کی قسم ایسے مسلمان کی جزا اللہ کریم جل جلالہ کی طرف سے یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کرے گا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هٰذَا بِجَاهِ مَنِ اتَّخَذْتَهٗ حَبِيْبًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

﴿اقوال مبارکہ﴾

۱

شیخ المحدثین شاہ عبد الحق دہلوی قدس سرہ نے امام جزری کا قول مبارک نقل کر کے فرمایا: وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِى لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِى الْمُبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهٖ

الْكَرِيْمِ وَيَظْهُرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ۔ ﴿ماثبت من السنۃ۔ص۶۰﴾

یعنی اہل اسلام ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک کے مہینہ میں محفلیں منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور وہ دعوتیں کرتے اور میلادالنبی ﷺ کے مہینہ میں قسما قسم کے صدقات خیرات کرتے چلے آرہے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور نبی اکرم رحمۃ للعالمین ﷺ کا میلاد پاک بڑے اہتمام سے پڑھتے ہیں بدیں وجہ ان پر فضل عام برستا ہے۔

(۲)

نیز فرمایا: وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَّاصِهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً اِتَّخَذَ لَیَالِیْ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْیَادًا لِیَکُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةٍ عَلٰی مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّعِنَادٌ۔ ﴿ماثبت من السنۃ۔ص۶۰﴾

یعنی میلاد پاک کی برکتوں سے جو تجربہ سے ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ میلاد پاک سال بھر کے لئے امن و امان ہے اور جلدی خوشخبری مراد کے حاصل ہونے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں ایسے بندے پر جو اس میلاد پاک کے مہینے کی راتوں کو عید مناتا ہے تاکہ ان لوگوں پر جن کے دلوں میں بغض اور عناد کی بیماری ہے ان پر سخت چوٹ لگے۔

اور یہ شیخ المحققین شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ کوئی معمولی ہستی اور عام مولوی نہیں بلکہ یہ وہ مبارک ہستی ہے کہ جن کو اپنے بیگانوں نے خراج عقیدت پیش کیا ہے چنانچہ مولانا اشرف علی تھانوی نے اشرف الجواب میں لکھا: چونکہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے محدث ہیں اس لئے انہوں نے جو یہ دس قسمیں شفاعت کی لکھی ہیں کسی حدیث سے معلوم کر کے لکھی ہوں گی گو ہم کو وہ حدیث نہیں ملی مگر چونکہ شیخ کی نظر حدیث میں بہت وسیع ہے اس لئے ان کا یہ قول قابل قبول ہے

﴿اشرف الجواب۔ ص ۱۵۵ جلد ۳﴾

نیز حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ کے متعلق مولانا
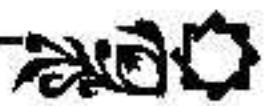
اشرف علی صاحب تھانوی نے افاضات یومیہ میں لکھا ہے:

بعض اولیا اللہ ایسے بھی گذرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے ﴿افاضات یومیہ۔ص ۱۰۰ جلد ۹﴾

نیز حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کے متعلق مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدر دیوبند نے لکھا ہے: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ اور لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہیں مگر شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اول ما خلق اللہ نوری کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے۔ ﴿فتاوی رشیدیہ مبوب۔ص ۹۸﴾

قابل غور بات ہے کہ احادیث مبارکہ میں حضرت شیخ قدس سرہ پر اتنا اعتماد و اعتبار ہے کہ بن دیکھے حضرت شیخ کی بات مان لی جاتی ہے تو

میلاد پاک میں کیوں ان کے قول مبارک کو ٹھکرا دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بغض و عناد سے بچائے رکھے۔

(۳)

یہی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

فَتِلْکَ اللَّیْلَۃُ اَفْضَلُ مِنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ بِلَا شُبْہَۃٍ لِاَنَّ لَیْلَۃَ الْمَوْلِدِ لَیْلَۃُ ظُہُوْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْلَۃَ الْقَدْرِ مُعْطَاۃٌ لَّہٗ۔ ﴿ماثبت من السنۃ۔ص ۵۹﴾

یعنی میلاد پاک کی رات بلاشبہ لیلۃ القدر سے افضل ہے کیونکہ میلاد پاک کی رات میں سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کا ظہور ہوا اور لیلۃ القدر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی۔

(۴)

نیز شیخ المحدثین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

وَلِاَنَّ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَقَعَ التَّفَضُّلُ فِیْھَا عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْلَۃَ الْمَوْلِدِ

الشَّرِيْفِ وَقَعَ التَّفَضُّلُ فِيْهَا عَلٰى سَائِرِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَهُوَ الَّذِى بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَمَّتْ بِهٖ نِعْمَتُهٗ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ۔ ﴿ما ثبت من السنة۔ص ۵۹﴾

یعنی میلاد پاک کی رات اس لئے بھی لیلۃ القدر سے افضل ہے کہ لیلۃ القدر کی وجہ سے صرف امت مصطفےٰ ﷺ پر فضل وکرم نازل ہوا اور میلاد پاک کی رات کی وجہ سے ساری خدائی پر فضل وکرم نازل ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ساری خدائی پر نعمت عام ہوئی خواہ وہ آسمان والے ہوں یا زمین والے۔

تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ میلاد پاک کی رات کی برکت سے اگلوں پچھلوں نوریوں ناریوں، زمین والوں آسمان والوں ساری خدائی پر فضل وکرم اور رحمت نازل فرمائے۔

مگر حبیب خدا سید انبیا ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے اس دن مسجدوں کو

تالے لگا کر منہ چھپا کر بیٹھ جائیں گویا کہ وہ اپنے اس کردار سے کہنا چاہتے ہیں یا اللہ ہمیں تیری رحمت اور تیرے فضل کی ضرورت نہیں۔

بس ہمیں شیطان کی خوشنودی کافی ہے کیونکہ اس دن شیطان نے ہی واویلا کیا تھا۔

علامہ ابوالقاسم سہیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

اِنَّ اِبْلِیْسَ لَعَنَهُ اللّٰهُ رَنَّ اَرْبَعَ رَنَّاتٍ رَنَّةٌ حِیْنَ لُعِنَ وَرَنَّةٌ حِیْنَ اُهْبِطَ وَرَنَّةٌ حِیْنَ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَنَّةٌ حِیْنَ اُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْکِتَابِ قَالَ وَالْاَنِیْنُ وَالنَّخَارُ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ

﴿عیون الاثر السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ضیاء النبی۔ ص ۵۶ جلد ۲﴾

یعنی ابلیس ﴿شیطان﴾ نے چار مرتبہ واویلا کیا تھا ایک مرتبہ جب اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تھا دوم جب اس کو دھتکار کرا تارا گیا تیسری بار جب کہ حبیب خدا سید انبیا ﷺ کی ولادت پاک ہوئی چوتھی بار جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی اور رونا واویلا کرنا یہ شیطانی عمل ہے

نیز حضرت علامہ زینی دحلان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سیرت نبویہ میں

فرمایا: وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اِبْلِيْسَ لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى تَسَاقُطَ النُّجُوْمِ قَالَ

لِجُنُوْدِهٖ قَدْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ وَلَدٌ يُفْسِدُ اَمْرَنَا فَقَالَ لَهٗ

جُنُوْدُهٗ لَوْ ذَهَبْتَ فَخَبَّلْتَهٗ فَلَمَّا دَنٰى مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اللّٰهُ جِبْرَئِيْلَ

فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ رَكْضَةً وَقَعَ فِیْ عَدَنٍ۔

﴿ضیاء النبی۔ص ۵۶ جلد ۳﴾

سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کی ولادت پاک ہوئی اور شیطان نے دیکھا کہ ستارے ٹوٹ کر آرہے

ہیں تو شیطان نے اپنے لشکر کو کہا آج ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو کہ ہمارا کام

درہم برہم کر دے گا تو شیطان کے لشکر نے کہا اے ہمارے سردار تو جا کر

اس بچے کو اچک لے اور جب شیطان اس نیت سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے قریب گیا تو جبرئیل علیہ السلام نے ایسا کھلا مارا کہ وہ لڑکتا ہوا عدن

میں جا گرا۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ سب کو نظرِ بصیرت عطا کرے اور وہ دیکھیں غور کریں تا کہ اپنی آخرت خراب نہ کر بیٹھیں۔

(۵)

شارحِ صحیح مسلم علامہ نووی کے استادِ محترم امام ابو شامہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وَمِنْ اَحْسَنِ مَا اُبْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا مَایُفْعَلُ کُلَّ عَامٍ فِیْ الْیَوْمِ الْمُوَافِقِ لِیَوْمِ مَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْھَارِ الزِّیْنَۃِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذَالِکَ مَعَ مَافِیْہِ مِنَ الْاِحْسَانِ لِلْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِیْمِہٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِ ذَالِکَ وَشُکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مَا مَنَّ بِہٖ مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ اَرْسَلَہٗ

رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ ﴿ضیاء النبی ۔ص ۴۷ جلد ۲﴾

یعنی جو اچھی چیزیں جاری کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو ہمارے زمانے میں میلاد پاک کے دن ہر سال صدقات وخیرات کے کام کئے جاتے ہیں اور اپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کیا جاتا ہے اس میں باوجود اس کے کہ فقرا و مساکین کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے یہ کام حبیب خدا رحمت دو عالم ﷺ کی محبت اور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کی طرف نشاندہی کرتے ہیں اور یہ شکر ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو پیدا کر کے ہم پر احسان کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حبیب جو کہ سب جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔

(٦)

علامہ ابن الجوزی نے فرمایا: قَالَ ابۡنُ الۡجُوۡزِیِّ مِنۡ خَوَّاصِہٖ اَنَّہٗ اَمَانٌ فِیۡ ذٰلِکَ الۡعَامِ وَبُشۡرٰی عَاجِلَۃٌ بِنَیۡلِ الۡبُغۡیَۃِ وَالۡمَرَامِ۔

(۱) زرقانی علی المواھب ۔ص ۱۳۸ (۲) ضیاء النبی ۔ص ۴۸

علامہ ابن جوزی نے فرمایا میلاد پاک کا خاصہ ہے کہ اس سال میں امن وامان رہتا ہے اور مرادو مقصود حاصل ہونے کی جلدی خوشخبری ہے

(۷)

سیدنا امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول مبارک:

فَيَسْتَحِبُّ لَنَا اَيْضًا اِظْهَارُ الشُّكْرِ بِمَوْلِدِهٖ بِالْاِجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذَالِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ وَالْمُسَرَّاتِ۔ ﴿اثبات المولد والقیام۔ ص۱۴﴾

ہمارے لئے مستحب ہے کہ ہم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ پر شکر بجالائیں اجتماع ﴿جلسہ جلوس﴾ اور کھانا کھلانے سے اور جو کام بھی ثواب اور اظہار خوشی کے طور ہوں۔

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اپنی تصنیف اقامۃ القیامۃ میں پچاس کے قریب فحول علماء ومشائخ کے فتاوی اور اقوال مبارکہ لکھے ہیں جن میں سے چند پیش خدمت ہیں۔

۸

سیدنا سید جعفر برزنجی قدس سرہ نے فرمایا:

قَدْ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ وِلَادَتِهِ الشَّرِیْفَةِ اَئِمَّةٌ دِرَایَةٍ وَرِوَایَةٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ کَانَ تَعْظِیْمُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَایَةَ مَرَامِهِ وَمَرْمَاهُ۔

﴿اقامۃ القیامۃ۔ص ۱۰﴾

بیشک قیام کرنا نبی اکرم ﷺ کے ذکر ولادت مبارکہ کے وقت اسے مستحسن جانا ہے درائت وروائت کے اماموں نے اور طوبیٰ ﴿جنت﴾ کی بشارت ہے اس شخص کے لئے جس کی غایت مراد حبیب خدا رحمۃ للعالمین ﷺ کی تعظیم ہو۔

۹

فقیہ محدث امام اجل سراج العلماء مولانا عبداللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تَوَارَثَهُ الْاَئِمَّةُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّهُ الْاَئِمَّةُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکِرٍ وَرَدِّ رَادٍّ وَلِهٰذَا کَانَ حَسَنًا وَمَنْ

يَسْتَحِقُّ التَّعْظِيمَ غَيْرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَكْفِي اَثَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ۔ ﴿اقامۃ القیامۃ۔ص ۱۳﴾

ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت قیام کرنا یہ مشہور اماموں میں بطور توارث چلا آتا ہے اور اسے ائمہ کرام اور احکام اسلام نے برقرار رکھا اور کسی نے اس کا نہ رد کیا نہ انکار لہذا یہ مستحب ٹھہرا اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کون تعظیم کا حقدار ہے اور سیدنا ابن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پاک کافی ہے کہ جس چیز کو مسلمان پسند کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔

۱۰

حضرت مولانا محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ نے فرمایا:

نَعَمْ اَصْلُ ذِكْرِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ وَسَمَاعِهِ سُنَّةٌ وَبِهٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ الْمَجْمُوْعَةِ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ مُسْتَحَبَّةٌ

وَفَضِيْلَةٌ عَظِيْمَةٌ مَقْبُوْلَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی کَمَا جَاءَ فِیْ اَثَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَالْمُسْلِمُوْنَ مِنْ زَمَانِ السَّلَفِ اِلٰی الْاٰنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ کُلُّهُمْ رَاَوْهُ حَسَنًا بِلَا نُقْصَانٍ فَلَا یُنْکَرُ وَلَا یَمْنَعُ مِنْ ذَالِکَ اِلَّا مَانِعُ الْخَیْرِ وَالْاِحْسَانِ وَذَالِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ۔

﴿اقامۃ القیامۃ۔ص۱۸﴾

ہاں ہاں اصل میلاد شریف کا ذکر میلاد شریف کا سننا یہ سنت ہے اور مروجہ کیفیت کے ساتھ میلاد شریف کرنا یہ بدعت حسنہ ہے یہ مستحب ہے فضیلت عظیمہ ہے اللہ تعالی کے نزدیک یہ مقبول ومنظور ہے جیسے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث پاک میں ہے جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ چیز اللہ تعالی کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے اور مسلمان سلف وخلف اہل علم وعرفان سب کے سب اس میلاد

پاک کو جائز اور اچھا جانتے ہیں اس میں کسی قسم کا نقص نہیں۔ لہذا جو شخص اس کا انکار کرے اور اس کو منع کرے وہ خیر کو منع کرنے والا ہے اور خیر کو منع کرنا یہ شیطان کا کام ہے۔

(۱۱)

حضرت مولانا احمد جلیس رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُصْطَفٰى نَعَمْ ذِكْرُ وِلَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُعْجِزَتِهٖ وَحُلْيَتِهٖ وَالْحُضُوْرُ لِسَمَاعِهٖ وَتَزْيِيْنُ الْمَكَانِ وَرَشُّ مَاءِ الْوَرْدِ وَالْبُخُوْرِ بِالْعُوْدِ وَتَعْيِيْنُ اَلْيَوْمِ وَالْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَتَقْسِيْمُ التَّمْرِ وَقِرَاءَةُ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ كُلُّهَا مُسْتَحَبَّةٌ بِلَا شَكٍّ وَرَيْبٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالْغَيْبِ۔

(اقامۃ القیامۃ۔ ص ۱۹)

حمد و صلاۃ و سلام کے بعد ہاں ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کا ذکر اور معجزات مبارکہ اور حلیہ مبارکہ کا ذکر کرنا اور میلاد پاک سننے کے لئے حاضر ہونا مکان کی آرائش کرنا گلاب چھڑکنا اگر بتی سلگانا دن مقرر کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میلاد پر کھڑا ہونا لوگوں کو کھانا کھلانا کھجوروں کا تقسیم کرنا قرآن پاک پڑھنا یہ سارے کام مستحب ہیں ان میں ریب اور شک کی گنجائش ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے۔

(۱۲)

حضرت علامہ مولانا محمد صالح لکھتے ہیں:

أُمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَرَبِ وَالْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّوْمِ وَالْاُنْدُلُسِ وَجَمِيْعُ بِلَادِ الْاِسْلَامِ مُجْتَمِعٌ وَمُتَّفِقٌ عَلٰى اِسْتِحْبَابِهِ وَاِسْتِحْسَانِهِ۔ ﴿اقامۃ القیامۃ۔ ص ۱۹﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیا عرب کیا مصر کیا شام اور روم اور اندلس اور اسلامی ممالک سب کا اجماع اور اتفاق ہے کہ میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

مستحب اور مستحسن ہے۔

حضرت علامہ مولانا علی شامی نے فرمایا:

اَلَّفَ فِیْ ذَالِکَ الْعُلَمَاءُ وَحَثُّوْا عَلٰی فِعْلِہٖ فَقَالُوْا لَا یُنْکِرُھَا اِلَّا مُبْتَدِعٌ فَعَلٰی حَاکِمِ الشَّرِیْعَۃِ اَنْ یُّعَزِّرَہٗ۔ ﴿اقامۃ القیامۃ۔ص ۱۹﴾

نبی اکرم ﷺ کے میلاد پاک پر علمائے کرام نے کتابیں لکھیں اور اس میلاد شریف کرنے پر رغبت دلائی اور فرمایا میلاد مصطفےٰ ﷺ کا انکار کرنے والا بد مذہب ہے حاکم شریعت پر لازم ہے کہ ایسے منکر کو سزا دے۔

اکابر علماء دیوبند کے پیرو مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں

بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اٹھاتا ہوں۔

﴿فیصلہ ہفت مسئلہ۔ص ۹﴾

۱۵

نواب صدیق حسن بھوپالی اہلحدیث کا قول:

سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

﴿الشمامۃ العنبریہ۔ص ۱۲﴾

۱۶

دہلی کے بڑے پیر حضرت خواجہ زید فاروقی ازہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک:

جو شخص میلاد شریف نہیں کرتا تھا اس مبارک محفل میں شریک نہیں ہوتا آپ ﴿شاہ ابوالخیر﴾ کو اس سے کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی ایسے افراد بکثرت آپ کے پاس آتے تھے اور آپ ان کے ساتھ محبت سے ملتے تھے البتہ آپ کو ان لوگوں سے نفرت تھی جو

محفل مبارک کے انعقاد کو برا کہتے ہیں آپ ان لوگوں کو بدعقیدہ کہتے تھے اور ایسے افراد سے آپ نہیں ملتے تھے۔

﴿مقامات خیر۔ص ۳۹۴﴾

اور حق یہی ہے کیونکہ نہ کردن چیزے دیگر است ومنع کردن چیزے دیگر

﴿واقعات﴾

واقعہ ۱

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک پر اللہ تعالی نے کیسا اہتمام فرمایا مندرجہ ذیل سے اندازہ کریں۔

جب اللہ تعالی کے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی تو اللہ تعالی نے فرشتوں کو فرمایا یہ تین جھنڈے لے جاؤ ایک جھنڈا مشرق میں گاڑ دو ایک مغرب میں اور ایک جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر نصب کردو۔

چنانچہ شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور امام ابن حجر قسطلانی

اور بعض دیگر ائمہ کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریر کیا نبی رحمت سید العالمین ﷺ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ نے فرمایا جب چھ ماہ گذرے تو کوئی آنے والا آیا اور مجھے خوشخبری دی اے آمنہ تیرے شکم پاک میں وہ ہے جو خیر العالمین ﴿سب جہانوں سے افضل﴾ ہے جب اس کی ولادت ہو تو اس کا نام محمد رکھنا پھر جب ولادت کا وقت قریب آیا تو میں نے سفید رنگ کے پرندے دیکھے جن کی چونچیں زمرد کی تھیں اور ان کے پر یاقوت کے تھے اور میں نے ہوا میں کچھ مرد اور عورتیں دیکھیں جن کے ہاتھوں میں چاندی کے ابریق تھے نیز اللہ تعالی نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے تو میں نے مکہ مکرمہ میں ہی دنیا کی مشرق و مغرب کو دیکھ لیا نیز میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں گاڑ دیا گیا ایک مغرب میں اور ایک جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر نصب کر دیا گیا اور جب میرے لخت جگر کی ولادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ وہ سر سجدہ میں رکھے ہوئے ہے اور انگلی کو اوپر کی طرف اٹھایا ہوا تھا پھر میں نے ایک سفید بادل دیکھا جو کہ آسمان کی طرف سے آیا حتی کہ اس

بادل نے میرے لخت جگر کو ڈھانپ لیا اور مجھ سے غائب کر دیا اور میں نے آواز سنی کہ ان کو مشرق و مغرب کی سیر کراؤ اور پھر دریاؤں سمندروں کی سیر کراؤ تا کہ سب کے سب ان کے نام مبارک اور ان کی نعت پاک اور ان کی صفت وصورت سے واقف ہو جائیں اور جان لیں کہ ان کا نام ماحی ﴿شرک کا مٹانے والا﴾ رکھا گیا ہے ان کے زمانے میں سب شرک مٹ جائے گا پھر جلدی ہی میرا لخت جگر میرے سامنے موجود تھا۔

(۱) ماثبت من السنۃ۔ ص ۵۳ (۲) انوار محمدیہ۔ ص ۲۳

واقعہ ۲

جب نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم والدہ ماجدہ کی طرف منتقل ہوا تو مہینہ رجب کا اور رات جمعہ مبارکہ کی تھی اللہ تعالیٰ نے جنت کے سب سے بڑے حاکم حضرت رضوان کو حکم دیا کہ جنت کے دروازے کھول دے اور حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ کے متعلق حکم ہوا طُوْبٰی لَهَا ثُمَّ طُوْبٰی لَهَا ان کے لئے

جنت ہے ان کے لئے جنت ہے اور اس دن دنیا بھر کے بت منہ کے بل گر گئے اور قریش مکہ اس سال قحط سالی اور نہایت تنگدستی میں تھے تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے خوشحالی آ گئی ساری قحط سالی ختم ہو گئی حتی کہ اس سال کا نام سَنَةُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِهَاجِ مشہور ہو گیا۔

(۱) مواہب لدنیہ (۲) ما ثبت من السنۃ۔ ص ۱۵ (۳) انوار محمدیہ۔ ص ۲۰، ۲۱

واقعہ ۳

اس دن مشرق کے چرند پرند مغرب کی طرف بشارتیں اور مبارکیں دینے مغرب کو دوڑے جا رہے تھے اور مغرب کے وحوش وطیور مشرق کو مبارکیں دیئے جا رہے تھے۔

(۱) مواہب لدنیہ۔ (۲) انوار محمدیہ۔ ص ۲۲

واقعہ ۴

دنیا میں لوگ بچے کی پیدائش پر خوشیاں مناتے اور مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اظہار محبت یوں فرمایا کہ اس سال دنیا بھر کی عورتوں کو لڑکے عطا ہوئے۔ چنانچہ مواہب لدینہ میں ہے:

وَكَانَ قَدْ اَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰی تِلْکَ السَّنَةَ لِنِسَاءِ الدُّنْيَا اَنْ يَّحْمِلْنَ ذُكُوْرًا كِرَامَةً لِّمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۱) مواہب لدنیہ۔ (۲) انوار محمدیہ۔ ص ۲۲

یعنی اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے فرمایا کہ سب کو لڑکے پیدا ہوں میرے حبیب کے اکرام کی خاطر صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم۔

واقعہ ۵

ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین و آسمان کے درمیان دیباج ﴿ریشم﴾ کا فرش بچھایا گیا نیز حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آمنہ طیبہ طاہرہ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹ گئے تو میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا تھا۔

(۱) مواہب لدنیہ۔ (۲) ماثبت من السنۃ۔ ص ۵۳ (۳) انوار محمدیہ۔ ص ۲۳

واقعہ ٦

والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا جب میرے لخت جگر کی ولادت مبارکہ ہوئی وَاِذَا بِہٖ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَرِیْحُہٗ یَسْطَعُ کَالْمِسْکِ الْاَذْفَرِ۔

(١) مواھب لدنیہ۔ (٢) انوار محمدیہ۔ ص ٢٤

یعنی میں نے جب اپنے لخت جگر کو وقت ولادت دیکھا تو یوں تھا جیسے چودھویں کا چاند ہے اور اعلی قسم کی کستوری کی سی خوشبو مہک رہی تھی۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے کہ جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک ہوئی تو حضرت رضوان نے کان مبارک میں کہا اے اللہ کے حبیب آپ کو خوشخبری ہو کہ ہر نبی کا علم آپ کو عنایت ہوا لہذا آپ کا علم سب نبیوں کے علم سے زیادہ ہے اور آپ کا دل مبارک سب سے اشجع یعنی بہادر ہے۔

(١) مواھب لدنیہ۔ (٢) انوار محمدیہ۔ ص ٢٤

واقعہ ۷

عثمان بن عاص کی والدہ فاطمہ نے بیان کیا جب حضرت محمد ﷺ کی ولادت مبارکہ کا وقت قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت آمنہ کا گھر نور سے جگمگا رہا تھا نیز میں نے دیکھا کہ آسمان کے ستارے بالکل قریب آ گئے ہیں حتی مجھے گمان ہوا کہ ستارے میرے اوپر گرنے والے ہیں۔

(۱) مواہب لدنیہ۔ (۲) انوار محمدیہ۔ ص ۲۵

واقعہ ۸

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی کے حبیب ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی میں اس وقت سات یا آٹھ سال کا تھا میں اس وقت اچھی طرح سمجھتا تھا میں نے اس وقت دیکھا کہ ایک یہودی زور و شور سے چیخ رہا تھا اس نے سارے یہودی اکٹھے کر لئے ان یہودیوں نے پوچھا تجھے کیا ہو گیا ہے تو اس یہودی نے کہا آج وہ ستارہ طلوع ہوا ہے جس نے محمد کی ولادت پر طلوع ہونا تھا۔

(۱) مواہب لدنیہ۔ (۲) انوار محمدیہ۔ ص ۲۶

نیز ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت میں ہے:

ایک یہودی جو کہ مکہ مکرمہ میں ہی رہتا تھا اس نے قریش مکہ کو اکٹھا کر کے پوچھا کہ تمہارے گھروں میں کسی کے ہاں آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے قریش مکہ نے کہا ہمیں معلوم نہیں اس یہودی نے کہا دیکھو تلاش کرو کیونکہ آج کی رات اس امت کے نبی کی پیدائش ہو چکی ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے کندھوں کے نیچے مہر نبوت ہے تھوڑی دیر بعد قریش آئے اور بتایا کہ عبداللہ کے ہاں جو کہ حضرت عبد المطلب کے بیٹے ہیں ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے یہودی نے کہا مجھے لے چلو اور مجھے وہ بچہ دکھاؤ اور جب اس یہودی نے وہ بچہ دیکھا تو غش کھا کر گر گیا اور جب ہوش میں آیا تو بولا ہائے افسوس اب نبوت بنی اسرائیل سے ختم ہو گئی اور کہا اے قریش اس بچے کی مشرق تا مغرب شہرت ہو گی۔

① مواھب لدنیہ۔ ② انوار محمدیہ۔ ص ۲۶

③ شمامہ عنبریہ۔ ص ۸ ④ ماثبت من السنۃ۔ ص ۵۳

واقعہ ۹

فارس میں لوگ آتش پرست تھے وہ آگ کی پوجا کرتے تھے انہوں نے آگ جلا رکھی تھی جو کہ ہزار سال تک کبھی بجھی نہ تھی تو جب میلاد پاک کا دن آیا اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی ولادت پاک ہوئی تو وہ ہزار سالہ آگ یکدم بجھ گئی۔ نیز کسریٰ کے ایوانوں محلوں میں زلزلہ آگیا حتیٰ کہ کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔

(۱) مواہب لدنیہ۔ (۲) انوار محمدیہ۔ ص ۲۶ (۳) شمامہ عنبریہ۔ ص ۸۶

ان مندرجہ بالا روایات پر وہ حضرات غور کریں جو جھنڈیاں لگانے اور فرش وفروش پر اعتراض کرتے ہیں اگر جھنڈیاں لگانا فرش وفروش کرنا ممنوع ہوتا تو اللہ تعالیٰ جھنڈے نصب نہ کرواتا اور نہ ہی زمین وآسمان کے درمیان فرش بچھایا جاتا۔

﴿تنبیہ﴾ یہ کتابیں جن کا ذکر اوپر ہوا یہ کوئی عام اور غیر معتبر کتابیں نہیں ہیں بلکہ ایسی معتبر ہیں کہ غیر مقلدوں کے معتبر عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے کتاب لکھی ہے۔ اَلشَّمَامَةُ الْعَنْبَرِيَّةُ مِنْ

مَوْلِدِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ اورانہیں کتابوں سے مواد لیا ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَار

﴿اپیل﴾

اے میرے مسلمان بھائی اے میرے عزیز ذرا غور کر کہ اتنے بڑے جلیل القدر ائمہ دین علمائے راسخین نے میلاد پاک کے متعلق ارشادات مبارکہ فرمائے ہیں کیا یہ سب غیر معتبر ہی ہیں اور تو یہی رٹ لگائے جائے کہ فلاں نے لکھا ہے کہ یوں میلاد پاک کرنا بدعت ہے ناجائز ہے۔

اے میرے عزیز کیا یہی عشق رسول ہے اس کی مثال یوں ہوئی کہ کسی کا باپ حافظ قرآن تھا اس کے فوت ہونے کے بعد لوگوں میں اختلاف ہو گیا کہ مولوی صاحب کا باپ حافظ قرآن تھا یا نہیں۔ایک آدمی بولا میں اور مولوی صاحب کا باپ فلاں مدرسہ میں فلاں سال میں اکٹھے پڑھتے رہے ہیں اور فلاں سال ہم فارغ ہوئے تھے دوسرا بولا میں نے ان کے پیچھے دس سال تراویح پڑھی ہیں وہ بڑے پختہ

حافظ قرآن تھے یوں کرتے کرتے پچاس ساٹھ آدمیوں نے گواہی دی کہ مولوی صاحب کے والد صاحب حافظ قرآن تھے مگر ایک آدمی بولا میں نے تو کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ حافظ قرآن تھے مولوی صاحب کہیں میں تو پچاس آدمیوں کو چھوڑ کر اس ایک کی بات مانوں گا جو یہ کہہ رہا ہے کہ وہ حافظ قرآن نہیں تھے۔

ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کر بتائیں کیا یہی محبت کا تقاضے ہیں یہی حال ان عشق رسول کے دعویداروں کا ہے کہ امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر عسقلانی، شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی، امام نووی کے استاد امام ابوشامہ، امام سخاوی شاہ احمد سعید دہلوی رحمھم اللہ تعالی جیسے بیسیوں بڑے ائمہ دین اور علمائے راسخین کتابیں لکھ کر میلاد پاک کے جائز و مستحب ہونے کا ثبوت پیش کریں ان میں سے کسی کا اعتبار نہ کیا جائے اور ایک دو مخالف نظریات والوں نے کہہ دیا یہ بدعت ہے ناجائز ہے ان کو معتبر مان لیا جائے کیا عشق رسول ﷺ اسی کو کہتے ہیں ایسا

انوکھا عشق انہی لوگوں کو مبارک ہو۔

﴿دوسری اپیل﴾

اے میرے عزیز آپ سے سوال ہے کہ کن وجوہ کی بنا پر آپ میلاد پاک کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں۔

آپ جواب میں کہیں گے جناب ناجائز و بدعت ہونے کی کئی وجوہ ہیں ایک یہ کہ اس میں تعیین یوم ہے دوم اس میں تداعی و تشہیر ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے سوم اس میں فضول خرچی ہے اسراف ہے جو کہ ناجائز ہے ممنوع ہے۔

اس پر آپ سے سوال ہے کہ آپ اپنے اکابر کا دن مناتے ہیں وہاں تعیین یوم بھی ہوتا ہے اخباروں میں اشتہاروں کے ذریعہ خوب تداعی اور تشہیر بھی ہوتی ہے کہ فلاں تاریخ فلاں دن فلاں جگہ جلسہ یادگار ہوگا اور یہ بھی معین کرلیا جاتا ہے کہ فلاں فلاں عالم اور لیڈر بیان کریں گے اور فضول خرچی بھی از حد ہوتی ہے اتنی ٹیوبیں اتنے بلب لگائے جاتے ہیں کہ شمار نہیں ہوسکتا۔

آج سے تقریبا پندرہ بیس سال پہلے گوجرانوالہ میں ایک جہاد کانفرنس منعقد کی گئی تھی احباب نے بتایا کہ اس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کا جہاد والا جھنڈا آویزاں کیا گیا تھا تو موحدین حضرات جوکہ نبی اکرم ﷺ کے نام پر انگوٹھے چومنے کو بدعت اور ناجائز کہتے ہیں وہ سب قطار در قطار اس جھنڈے کو چومتے اور سروں پر لگاتے منہ پر ملتے گذر رہے تھے اور ٹیوبیں اور بلب اتنے آویزاں تھے کہ دیکھنے والے بیان کرتے ہیں گننے والے کو گننا مشکل تھا۔

نیز اسی سال ۲۰۰۳ء میں میاں نواز شریف کی سالگرہ کے موقعہ پر غیر مقلدین کے سیاسی امام ساجد میر نے میاں صاحب کی پیدائش کی خوشی میں کیک کاٹا چنانچہ روزنامہ انصاف ۳ جنوری میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے جس میں اہلحدیث پروفیسر ساجد میر سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف کی سالگرہ کا کیک کاٹ رہے ہیں

بحوالہ رضائے مصطفی۔ ص ۲۴

کیا یہ سب جائز ہوگیا آپ جواب دیں گے بھئی دنیا میں سب کچھ

چلتا ہے اس کے سوا تو چارہ ہی نہیں۔ بس سارے فتوی تو اللہ تعالی کے حبیب کے لئے ہیں ان کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے وہ ناجائز و بدعت ہی رہے گا باقی سب ٹھیک ہے یہ ہے انوکھا عشق رسول۔ اگر یہی عشق رسول ہے تو اسے دور ہی سے سلام۔

واقعہ ۱۰

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا میلاد پاک کرنا:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی درثمین میں لکھتے ہیں:

اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَاماً صِلَةً بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُفْتَحْ لِیْ سَنَةً مِنَ السِّنِیْنَ شَیْئٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مُقْلَیًا فَقَسَّمْتُهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَأَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْهِ هٰذِهِ الْحِمَّصُ مُتَبَهِّجًا بَشَّاشًا۔ ﴿درثمین۔ ص ۸ حدیث ۲۲﴾

مجھے میرے والد ماجد ﴿شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ﴾ نے بتایا کہ میں میلاد پاک کے دنوں میں نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کی خوشی میں کھانا پکا کر لوگوں کو کھلایا کرتا تھا ایک سال مجھے کچھ میسر نہ ہوا کہ جس سے کھانا پکاؤں تو میں نے بھونے ہوئے چنے لئے اور تقسیم کر دیئے تو میں خواب میں حبیب خدا ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور میں نے دیکھا کہ وہی چنے سید دو عالم ﷺ کے سامنے ہیں اور نبی اکرم ﷺ بڑے ہی خوش ہو رہے ہیں اور بڑے ہشاش بشاش ہیں

اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملا کہ میلاد پاک کرنا جائز اور اللہ تعالی کے حبیب ﷺ کی خوشنودی کا باعث ہے اور محبت سے انسان جو کرے وہ قبول ہے۔

واقعہ ۱۱

حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی قدس سرہ بڑے اہتمام سے میلاد پاک کیا کرتے تھے چنانچہ مقامات خیر میں ہے:

کرامت علی خاں نے آگرہ سے میلاد خواں بلائے میلاد خوانوں

نے اچھے پیرایہ سے آنحضرت ﷺ کے مبارک احوال بیان کئے آپ ﴿شاہ ابوالخیر﴾ نہایت ادب سے دوزانو جنوب رویہ سر جھکائے آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے اس وقت آپ کے بدن مبارک کا ایک حصہ بھی حرکت نہیں کررہا تھا کَاَنَّ عَلٰی رَأسِہِ الطَّیرُ کی کیفیت ظاہر وباہر تھی جس وقت حضرت محبوب کبریا ﴿بِاَنفُسِنَا ھُوَ وَبِآبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاَولَادِنَا صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَتَسلِیمَاتُہٗ عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَمَنِ اتَّبَعَہٗ وَاَحَبَّہٗ﴾ کی ولادت شریفہ کا ذکر مبارک ہوا سب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے کرامت علی خاں کے رفیق نے گلاب پاشی کی سب کو عطر لگایا مجمر میں عود ڈالا اگر کی بتیاں سلگائی گئیں اور میلاد خوانوں نے ﴿جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیرًا لِّجَزَاءِ وَرَحِمَھُم وَرَضِیَ عَنھُم وَحَشَرَھُم مَعَ مَن اَحَبَّھُم﴾ اس مقدس جناب میں ہدیہ سلام پیش کیا۔

جس وقت میلاد خواں ہدیہ پیش کررہے تھے آپ ﴿شاہ ابوالخیر﴾ پر بے خودی کی کیفیت طاری تھی آپ کی آنکھوں سے سیل اشک جاری تھا

ہاتھ ناف پر بندھے ہوئے تھے بے اختیاری کی حالت کے عالم میں آپ کے قدم حرکت کرر ہے تھے اور آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہو چلا تھا اگر چہ اس وقت سب پر اللہ تعالی کے فضل وکرم سے ایک کیفیت طاری تھی لیکن آپ کی بے خودی نے وپا کوبی نے سب کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا۔ ﴿مقامات خیر۔ص ۳۲۲﴾

اس واقعہ کو لکھ کر حضرت زید فاروقی دہلوی لکھتے ہیں افسوس صد افسوس کہ ایسی مُجَلّٰی وَمُزَکّٰی وَمُطَہَّر محفل مبارک کو حجاب علم نے بعض افراد کی نظر میں جامعہ قبح پہنا دیا ہے ﴿ان کو ایسی محفل بری لگتی ہے﴾ اور دنیا بھر کی خرابیاں ان کو اس مبارک محفل ﴿میلاد شریف﴾ میں نظر آنے لگی ہیں۔ ﴿مقامات خیر۔ص ۳۲۳﴾

﴿نوٹ﴾ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ معمولی ہستی نہیں تھے بلکہ وہ صاحب کرامات اور کامل ولی تھے تفصیل کے لئے "خلیفۃ اللہ" کا مطالعہ کریں۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالی ایسے محروم لوگوں کو بھی نظر بصیرت عطا کرے

اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی عظمت کی جھلک دیکھ لیں اور ان کی زبانیں ان کے قلم نکتہ چینی اور اعتراضات کی بجائے تحسین کی طرف آجائیں۔ آمین

﴿ابوسعید غفرلہ﴾

واقعہ ۱۲

دہلی کے بڑے پیر حضرت زید فاروقی ازہری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

آپ ﴿شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ﴾ نے جو کچھ فرمایا اس پر عمل کیا اور اہل دنیا کو بتادیا کہ حضرت رحمۃ للعالمین سید الانبیاء والمرسلین کی ولادت باسعادت کی خوشی کا اظہار کس طرح کرنا چاہیے اور محفل شریف کے کیا آداب ہیں۔

﴿آرائش﴾ پھول پتوں کا ایک عمدہ دروازہ چیتلی قبر پر بنوایا جاتا تھا اور دوسرا دروازہ خانقاہ شریف کے دروازے کے باہر اور ان دونوں دروازوں کے مابین خوبصورت جھنڈیوں کا جال، خانقاہ شریف کے اندر کھلے حصہ میں بلیوں کا جال ایک بلی دوسری بلی سے چھ فٹ سے کچھ کم فاصلے پر رہتی تھی بلیوں پر رنگین کپڑا لپیٹا جاتا تھا ایک پر سرخ ایک پر

سبز اور پھر ان پر عمدہ لچکا، سبز پر سنہری اور سرخ پر دو پہلی اور بلیوں میں نہایت عمدہ جھاڑ آویزاں ہوتے تھے ہر جھاڑ میں عمدہ موم کی بتیاں، چھوٹے بڑے تقریبا پچاس جھاڑ ہوتے تھے اور ان کے مابین رنگ رنگ کے عمدہ قمقمے اور دیواروں پر نہایت سلیقے سے عمدہ پھول پتے آویزاں ہوتے تھے ماہ مبارک کی گیارہ کی صبح سے تقریبا آٹھ مالی اس کام کو شام تک سرانجام پہنچاتے تھے بارہ من نہایت عمدہ موتی چور لڈو بنوائے جاتے تھے۔ ﴿مقامات خیر۔ص ۳۹۴﴾

اس واقعہ کو پڑھ کر وہ حضرات ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں جو آج کل کی میلاد شریف کی محفلوں کو دیکھ کر فضول خرچی کا فتوی لگا دیتے ہیں لو جی یہ پیسہ دین کے کسی اور کام میں لگایا جاتا تو کتنا فائدہ ہوتا کیا ایسے حضرات خدا تعالی کو بھی مشورہ دیں گے کہ یا اللہ تو نے قربانی کا حکم دے کر کروڑوں روپے ضائع کر دیئے ہیں یہی پیسہ اگر کسی دین کے کام میں لگ جاتا تو کتنا فائدہ ہوتا۔

ایسے ہی فضول خرچی کا فتوی لگانے والوں کا واقعہ:

واقعہ ۱۴

سیّدی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے واقعہ بیان کیا کہ حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی بڑی دھوم دھام سے اور بڑے ذوق وشوق سے میلاد پاک کیا کرتے تھے ایک دفعہ جب کہ آپ نے اپنے عقیدت مندوں کو حکم دیا کہ مسجد کی دیواروں پر سلیقہ اور طریقہ سے قندیلیں لگائی جائیں جب وہ احباب قندیلیں لگا چکے تو وہاں پر ایک مولوی صاحب آدھمکے اور بولنا شروع کردیا ساتھ ہی یہ آیت مبارکہ پڑھ دی: وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۔ یعنی فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

حضرت خواجہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی نے بھی سن لیا اور مولوی صاحب کو پاس بلا کر فرمایا مولوی جی آپ کیا کہہ رہے ہیں مولوی صاحب بولے جناب ایک قندیل کافی ہے اتنی قندیلیں لگائی جارہی ہیں کیا یہ فضول خرچی نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اچھا مولوی صاحب اگر یہ فضول خرچی ہے تو ان کو بجھا دو یہ سن کر مولوی بڑا خوش ہوا اور دیوار پر چڑھ کر ایک قندیل کو پھونک لگائی تو وہ بجھ گئی پھر دوسری قندیل کے پاس جا کر پھونک لگائی تو وہ بجھ گئی لیکن پہلی قندیل خود بخود روشن ہو گئی مولوی صاحب پھونکے مار مار کر قندیلوں کو بجھائے جا رہے ہیں اور پیچھے سے قندیلیں خود بخود روشن ہو رہی ہیں یہ منظر دیکھ کر حضرت مسکرائے اور فرمایا مولوی جی یہ عشق رسول کی قندیلیں ہیں یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں۔

مسئلہ

بعض اکابر کا ارشاد مبارک ہے: لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَااِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ یعنی فضول خرچی میں کوئی بھلائی نہیں لیکن نیک کاموں میں فضول خرچی ہے ہی نہیں یعنی نیک کاموں میں جتنا بھی خرچ کیا جائے وہ فضول خرچی نہیں کہلاتا۔

واقعہ ۱۴

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں جب

مکہ مکرمہ حاضر ہوا اور وہاں جس مکان میں سید دو عالم ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی وہاں میلاد پاک کے دن لوگ اس مکان شریف میں اکٹھے ہوئے میں نے دیکھا کہ لوگ رحمت دو عالم ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور ساتھ ولادت مبارکہ کے وقت جو واقعات ظاہر ہوئے ان کا ذکر کرتے تھے۔

فَرَأَيْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّیْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اِنِّیْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْاَمْرُ۔

یعنی میں نے وہاں نور دیکھے جو کہ اچانک بلند ہوئے میں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے وہ نور سر کی آنکھوں سے دیکھے یا روح کی آنکھوں سے دیکھے پھر میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان فرشتوں کے ہیں جو کہ ایسی محفلوں پر موکل ہیں نیز میں نے دیکھا کہ ملائکہ کے انوار کے ساتھ رحمت کے انوار بھی شامل ہو گئے ہیں۔

﴿فیوض الحرمین۔ ص ۸۰﴾

﴿تنبیہ﴾ اس واقعہ مبارکہ سے ثابت ہوا میلاد پاک کی ایسی محفلوں میں فرشتے شریک ہوتے ہیں اور پھر ان کے ساتھ رحمت کے انوار بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ ﴿ابوسعید غفرلہ﴾

واقعہ ۱۵

جالندھر میں ایک عالم دین حکیم فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کا تعارف محمد عبد المجید صاحب صدیقی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے اپنی کتاب سیرت النبی بعد از وصال میں لکھا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

مشرقی پنجاب ﴿بھارت﴾ کے ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک بہت پرانا قصبہ مہد پور ہے جہاں حضرت حسن رسول نما دہلوی کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا اس گھرانے کے ایک بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے جن کا ۹۵ برس کی عمر پہ ۱۹۴۹ء میں انتقال ہوا پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے وہ بھی شاہی حکیم اور با فراغت زندگی گذارتے تھے حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے دینی تعلیم دارالعلوم دیو بند میں

حاصل کی اس شہرہ آفاق درسگاہ کے اوّلین تلامذہ میں سے تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے ہم سبق تھے اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے شاگرد رشید تھے لیکن مسلکاً دیو بندی نہ تھے آپ کا مشرب عشق و محبت رسول ﷺ تھا اور عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی تھی اور زار و قطار رونے لگ جاتے تھے تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا اور اطبا زندگی سے مایوس ہو گئے غشی کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے چل چلاؤ کا وقت قریب آن پہنچا ہے کہ اچانک رات کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم میں آپ چلّائے یا حضرت ﷺ یہ میرا پاؤں ہے۔ آپ کے اعزّہ ولواحقین جو آپ کے گرد جمع تھے اس جملہ پر حیرت زدہ تھے کہ حکیم صاحب نے اپنی مفلوج ٹانگ کو بڑی تیزی سے سمیٹا اور فوراً یوں ہی بھلے چنگے ہو کر اٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے اور بتایا کہ ابھی ابھی خواب میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے آپ نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور

جب آپ کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرط ادب سے پاؤں سکیڑ لیا چنانچہ پاؤں میں خفیف سالنگ باقی عمر موجود رہا اور حکیم صاحب اس واقعہ کے تقریباً تیس سال بعد تک تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے۔

اس واقعہ کے چشم دید گواہ آج بھی زندہ ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے اس تصرف باطنی کے عینی گواہ ہیں فارسی کے مشہور شاعر گرامی نے حکیم کی شان میں فرمایا تھا:

زمہد تا لحد عشق رسول کریم ۔۔۔ حکیم فضل محمد حکیم ابن حکیم

اور یہ شعر بھی گرامی صاحب کا ہے جو حکیم فضل محمد صاحب کی جلالت شان کو خراج عقیدت و تحسین ہے

خواہی اگر نجات بیا بر در رسول ۔۔۔ فضل خدا بہ فضل محمد ﷺ شود حصول

﴿سیرت النبی۔ ص ۲۲۷، از محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور﴾

یہ جو صدیقی صاحب ایڈووکیٹ مصنف سیرت النبی ﷺ نے لکھا ہے کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب جالندھری پڑھے ہوئے

دارالعلوم دیوبند کے تھے مگر وہ مسلکاً دیوبندی نہ تھے بلکہ ان کا مشرب عشق رسول تھا حبیب خدا ﷺ کا نام نامی سنتے ہی ان پر رقت طاری ہو جایا کرتی تھی اس راز سے کہ وہ دیوبند کا مسلک چھوڑ کر سچے عاشق رسول ﷺ بن گئے تھے ان کے ایک مرید بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے پردہ اٹھایا ہے۔

جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو بابا ابراہیم صاحب جالندھر سے ہجرت کر کے پاکستان کے شہر لائلپور ﴿فیصل آباد﴾ میں آ کر مقیم ہو گئے تھے ان کی رہائش گاہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے قریب ہی تھی بڑی محبت والے تھے جامعہ رضویہ کے دارالافتا میں فقیر کے پاس آ کر بیٹھ جاتے اور بڑی محبت بھری باتیں سنایا کرتے تھے بابا ابراہیم صاحب نے بیان کیا کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت مولانا حکیم فضل محمد صاحب جالندھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند تھے دینی علوم سے فارغ ہونے کے بعد جالندھر میں مطب بنالیا تھا اور جب سلطان الہند خواجہ غریب نواز کا عرس مبارک قریب آتا عقیدت مند لوگ حاضری کی

تیاری کرتے اور حکیم صاحب سے کہتے حکیم صاحب اجمیر شریف چلیں
تو حکیم صاحب فرماتے وہاں کیا رکھا ہے وہاں شرک ہوتا بدعتیں ہوتی
ہیں ان پیروں نے دوکانداری بنا رکھی ہے لیکن ایک سال احباب کے
کہنے پر تیار ہو ہی گئے اور احباب کے ساتھ اجمیر شریف کے سفر پر روانہ
ہوئے گھر سے چلے تو وہی تھے ریل گاڑی پر سوار ہوئے تو وہی تھے اجمیر
شریف پہنچے تو وہ ہی تھے آدھی رات ہوئی تو خواجہ غریب نواز کی برکت
سے ان کا کانٹا ہی بدل گیا اٹھے تو کچھ اور تھے واپس آئے کسی اللہ والے
کے مرید ہوئے پھر وہ خود پیر بنے ان کے ہزاروں کی تعداد میں مرید
ہیں جن میں سے ایک میں بھی ہوں پھر حکیم صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ
جن چیزوں کو بدعت کہا کرتے تھے ان کو بڑے شوق سے بجا لاتے
خاص کر اللہ تعالی کے حبیب ﷺ کا میلاد مبارک بڑی دھوم دھام سے
مناتے ۱۰، ۱۱، ۱۲ ربیع الاول شریف کو جلسہ ہوتا دور دور سے نعت خواں
اور علماء کرام بلائے جاتے تھے اور جب ربیع الاول شریف کی بارہویں
رات ہوتی رات بھر جلسہ ہوتا اور سحری کے وقت جو کہ رسول اللہ ﷺ کی

ولادت پاک کا وقت ہے اس وقت ہمارے پیرومرشد حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ بمع احباب ومریدین کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھتے تھے زاں بعد دعاء ہوتی پھر نماز فجر کے بعد گھوڑوں بگھیوں پر جلوس نکلتا جو کہ جالندھر شہر کا چکر لگاتا۔

﴿عجیب واقعہ﴾

بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے بتایا کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب کی مسجد کی ڈیوڑھی پر گنبد بنے ہوئے تھے اور حضرت کے مریدوں میں سے ایک بابا شیر محمد صاحب تھے جو کہ بالکل سیدھے سادھے اور بھولے بھالے تھے ایک سال جبکہ ۱۲ ربیع الاول شریف کی رات سحری کے وقت کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھ رہے تھے بابا شیر محمد نے ٹکٹکی لگا کر گنبدوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا پھر جب نماز فجر کے بعد جلوس نکلا اور جلوس ختم ہوا اور لوگ مسجد میں نماز کے لئے آئے تو بابا شیر محمد صاحب بولے حضرت جی کیا آپ نے اللہ کے حبیب کی زیارت کی تھی اس پر حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے پوچھا بابا کیا تو نے

زیارت کی تھی تو بابا صاحب گویا ہوئے لو جی جب ہم کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھ رہے تھے گبند کے نیچے تخت تھا جس پر اللہ تعالی کے رسول اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یہ سنکر حضرت نے فرمایا بابا اگر تو نے دیدار کرلیا تو گویا سب نے دیدار کرلیا۔ الحمدللہ رب العالمین

﴿مسئلہ﴾ یہ ضروری نہیں کہ جہاں بھی میلاد پاک ہو وہاں تاجدار مدینہ رحمت کائنات ﷺ ضرور جسم عنصری کے ساتھ جلوہ گر ہوں لیکن اگر کرم کریں اور جلوہ گر ہوں تو کوئی ان کو روک بھی نہیں سکتا اس کے متعلق کتاب حاضر و ناضر رسول پڑھ کر دیکھیں۔

﴿کرم پر کرم﴾

بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے بتایا کہ اس بابا شیر محمد پر یہ کرم ہوا کہ ایک دن وہ حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور میں مدینہ منورہ جا رہا ہوں حضرت نے پوچھا کیوں جا رہے ہو تو عرض کیا مجھے اللہ تعالی کے حبیب نے بلایا ہے چونکہ بابا شیر محمد صاحب بالکل سیدھے آدمی تھے اور سیدھے آدمی کی بات بھی

سیدھی ہوتی ہے اس لئے حضرت سمجھ گئے کہ کوئی بات ہے آپ نے پوچھا بابا تیرے گھر میں کیا کچھ ہے بابا شیر محمد صاحب بتا رہے تھے کہ حضور ہمارے گھر میں تین چار پائیاں بھی ہیں یہ بھی ہے وہ بھی ہے اتنے میں بابا شیر محمد کی بیوی بھی حاضر ہو گئی اور عرض گزار ہوئی حضور میں نے بھی مدینہ پاک جانا ہے حضرت نے فرمایا توں نے کیوں جانا ہے وہ بولی میرا خاوند جا رہا ہے میں کیوں نہ جاؤں۔ یہ سن کر حضرت حیران ہو گئے اور بعض مریدوں سے فرمایا بابا شیر محمد کے گھر سے سامان اٹھا لاؤ تو وہ سامان آ گیا اس کو بیچا تو اتنے پیسے دستیاب ہوئے جن سے تیاری کے بعد بمبئی تک ریل گاڑی کے اڑھائی ٹکٹ خریدے گئے اور حضرت اسٹیشن پر بمع احباب تشریف لے گئے اور بابا شیر محمد کو بمع اس کی فیملی ﴿ایک بیوی ایک بیٹی﴾ کو گاڑی پر بیٹھا دیا اور فرمایا بابا جی ایک روپیہ بچا ہے یہ لے لو بابا جی بولے حضرت میں نے کیا کرنا ہے جبکہ مجھے ٹکٹ مل گئے ہیں حضرت نے فرمایا تیرے ساتھ تیری بچی ہے اسے راستہ میں کچھ کھلانا پلانا ہوگا بابا شیر محمد بولا یہ روپیہ میری چادر کی گرہ میں باندھ دو

گاڑی روانہ ہوگئی بابا شیر محمد بمع اپنی فیملی بمبئی کی جہاز ران کمپنی کے مسافر خانہ میں بیٹھ گئے ادھر احمد آباد کے ایک سیٹھ نے اپنا اور اپنی بیوی کا بحری جہاز کا ٹکٹ لیا ہوا تھا اسے پیچھے سے تار موصول ہوا کہ آپ کا فلاں عزیز قریب المرگ ہے اس نے سوچا میں یہ ٹکٹ کسی اور کو دیدوں وہ مسافر خانہ میں آیا بابا شیر محمد کو دیکھا پوچھا باباجی کہاں جانا ہے باباجی نے کہا ہم نے مدینہ پاک جانا ہے سیٹھ نے پوچھا ٹکٹ لے لیا ہے؟ تو بابا شیر محمد اسے ریل گاڑی کے ٹکٹ دکھا رہا تھا یہ میرے پاس ٹکٹ ہیں سیٹھ یہ سن کر ہنسا اور اسے آدھا ٹکٹ اور لے کر تینوں کو بحری جہاز پر سوار کر کے واپس ہوگیا اور بابا شیر محمد رحمت کائنات ﷺ کے بلاوے پر حج کر کے مدینہ منورہ حاضری دے کر بمع بیوی بچی واپس آگیا۔

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

اس واقعہ سے ہمیں یہ بھی سبق ملا:

گر تو سنگ وصخری ومرمر شوی چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

حکیم فضل محمد صاحب عالم تھے فاضل تھے مگر عاشق رسول اس

وقت بنے جب خواجہ غریب نواز قدس سرہ کی نظر کرم ہوئی پھر وہی میلاد شریف جسے بدعت وناجائز کہا کرتے تھے بڑے ذوق وشوق سے کرنے لگ گئے اور گوہر مراد سے جھولیاں خود بھی بھریں اور اپنے احباب ومریدین کی بھی بھر دیں سچ پوچھو تو نسبت بڑی بات ہے۔

واقعہ ۱٦

یہ فقیر حقیر ابوسعید غفرلہ جب محلہ محمد پورہ کی جامع مسجد گلزار مدینہ کی خطابت پر معین ہوا تو خود ہی میلاد پاک کا اہتمام کرتا تھا مثلاً بس کا کرایہ پر حاصل کرنا، لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنا نیز دار العلوم امینیہ رضویہ کے طلبہ بڑے شوق سے جھنڈیاں لگاتے کمروں کو سجاتے تھے محمد پورہ میں ایک شاہ صاحب بنام سید عنایت اللہ شاہ صاحب چکوال کے رہنے والے جو کہ کوہ نور مل میں آفیسر تھے انہوں نے محمد پورہ کی مسجد والی گلی میں مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا وہ بڑے شوق سے قرآن پاک کا درس سنا کرتے تھے میلاد پاک کے جلوس کے دو، تین دن بعد وہ مسجد میں تشریف لائے درس سنا اور جب نمازی چلے گئے تو وہ میرے پاس آکر

بیٹھ گئے اور فرمایا میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے میں وہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں میں نے کہا سنایئے: شاہ صاحب نے فرمایا میں چکوال کا رہنے والا ہوں ہمارے گاؤں کے باہر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ دار العلوم امینیہ رضویہ کے طلبہ جھنڈیاں لگا رہے ہیں اور آپ بھی وہاں موجود ہیں میں نے پوچھا مفتی صاحب یہ جھنڈیاں کیوں لگا رہے ہیں آپ نے کہا حبیب خدا رحمت للعالمین تشریف لانے والے ہیں ہم حضور کے استقبال کے لئے جھنڈیاں لگا رہے ہیں اتنے میں شور برپا ہوا کہ سرکار رحمۃ للعالمین تشریف لائے ہیں امت کے والی تشریف لائے ہیں ہم آگے کی طرف دوڑے تھوڑی دور ہی گئے کہ آگے سے امت کے والی شاہ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے اور ہم سب نے دست بوسی کی پھر آنکھ کھل گئی۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هٰذَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَكَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ فی زمانہ کچھ لوگ اپنے کو عالم فاضل

کہلانے والے میلاد پاک کے جلسہ کے ساتھ ٹھٹھے کرتے ہیں پھتیاں کستے ہیں۔

واقعہ ۱۷

فیصل آباد میں ایک ایسے ہی حضرت تھے جو کہ ایک تنظیم کے سر پرست بھی تھے وہ میلاد پاک کے دن لاہور گئے تو راستہ میں دیکھا شیخوپورہ کے اہل محبت نے جلوس نکالا ہوا ہے جلوس میں کچھ گڈے بھی تھے جو کہ جھنڈیوں سے سجائے گئے تھے یہ دیکھ کران حضرت نے جلوس کے خلاف جگہ جگہ ہرزہ سرائی کی لیکن اللہ تعالی بے نیاز کی بے نیازی دیکھیں کہ جب آغا شورش کشمیری مدیر چٹان گرفتار ہوئے تو انہیں حضرت نے آغا صاحب کی رہائی کے لئے جلوس نکالا دیکھنے والوں نے بتایا کہ جلوس گھنٹہ گھر کو جارہا تھا اور وہی مولوی صاحب جو کہ جلوس اور جھنڈیوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے تھے وہ سب سے آگے آگے جلوس کی قیادت کرر ہے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ میں جھنڈا پکڑا ہوا تھا سبحان اللہ سبحان اللہ وہ بے نیاز ہے گویا فرمایا جارہا تھا اے میرے

حبیب پاک کے جلوس اور جھنڈیوں کو بدعت کہنے والو دیکھ لو میں نے تمہیں تمہارے ایک بے ریش لیڈر کے جلوس کی قیادت بھی سونپ دی ہے اور جھنڈا بھی پکڑا دیا ہے اب روز قیامت تم نے جواب دینا ہوگا کہ یہ کیوں جائز اور وہ کیوں ناجائز ٹھہرا۔

واقعہ ۱۸

میاں عبدالرشید صاحب جو کہ روزنامہ نوائے وقت کے کالم نویس تھے انہوں نے ایک کالم بنام ''عقلمند الو'' لکھا تھا فرماتے ہیں آغاز بہار تھا شگوفے چمک رہے تھے پھول کھلکھلا رہے تھے ہوا میں کیف وسرمستی کی کیفیت تھی مگر عقلمند الو ایک ویران جگہ اداس بیٹھا تھا کسی نے پوچھا حضرت آپ کیوں خوشی نہیں مناتے وہ آہ بھر کر بولا مجھے خزاں کے جانے کا غم کھائے جارہا ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کا دن تھا فرش سے عرش تک خوشی کے ترانے گائے جارہے تھے صلاۃ وسلام کے تحفے نچھاور کیے جارہے تھے فضا توپوں کی سلامی سے گونج رہی تھی مگر عین صبح کے وقت جو حضور ﷺ کی

ولادت باسعادت کا وقت تھا ایک مولوی صاحب منہ بسور کر تقریر کر رہے تھے کہ یہ سوگ کا دن ہے آج کے دن نبی کی وفات ہوئی تھی۔

﴿وجہ یہ ہے کہ﴾ جو دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہے وہ خانہ خالی کی مانند ہے اس پر شیاطین قبضہ جما لیتے ہیں اس کی سوچ الٹ جاتی ہے پھر اسے اچھی چیزیں بری اور بری چیزیں اچھی لگنے لگ جاتی ہیں۔

﴿از میاں عبدالرشید صاحب﴾

واقعہ ۱۹

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک پیچھے مذکور ہوا کہ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل میلاد شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اٹھاتا ہوں زاں بعد واقعہ بیان فرماتے ہیں میں مولود شریف پڑھواتا ہوں اور قیام کرتا ہوں ایک دن میرا یہ حال ہوا کہ بعد قیام سب بیٹھ گئے مگر میں بے خبر کھڑا رہ گیا بعد دیر کے مجھ کو ہوش آیا تب بیٹھا۔

﴿انوار ساطعہ۔ص ۳۱۹﴾

سبحان اللہ سبحان اللہ اللہ والوں پر میلاد پاک کے برکات کیسے برستے ہیں کہ ان برکات کی وجہ سے ہوش ہی نہ رہا اللہ تعالی ہمیں بھی اپنے حبیب لبیب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے۔ آمین

واقعہ ۲۰

سیّدی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ہجرت کے بعد لائلپور تشریف لائے تو آپ نے میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کا آغاز کیا اور یہ میلاد پاک کا جلوس لائلپور ﴿فیصل آباد﴾ کی تاریخ میں پہلا جلوس میلاد پاک کا تھا جو کہ آج تک جاری و ساری ہے پھر جب سیّدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف ہوا اور آپ کا تابوت مبارک اسٹیشن سے جامعہ رضویہ کی طرف لایا جارہا تھا عقیدتمندوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ تھے جنازہ مبارکہ کے ساتھ بانس باندھ دیئے گئے تھے تاکہ ہر عقیدتمند کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہو سکے اور پھر جب آپ کا تابوت مبارک کچہری بازار سے شہر کے اندر داخل

ہوا تو جنازہ مبارکہ پر نور کی بارش ہو رہی تھی جو کہ سینکڑوں لوگوں نے دیکھی بیالیس سال گذر گئے ابھی تک ان دیکھنے والوں میں سے کچھ احباب بقید حیات زندہ ہیں جن میں سے میرے لخت جگر حاجی محمد افضل صاحب سلمہ ہیں اور حکیم عبدالحق بھی زندہ ہیں حکیم موصوف بیان کرتے ہیں کہ میں ان دنوں لاہور طبیہ کالج میں پڑھتا تھا گھر چھٹی پر آیا ہوا تھا کہ حضرت کا جنازہ مبارکہ لائلپور پہنچا اور جب جنازہ مبارکہ کچہری بازار سے اندر داخل ہوا تو آپ کے جنازہ مبارکہ پر نور کی بارش ہو رہی تھی جو کہ صاف نظر آ رہی تھی۔

گویا کہ قدرت کی طرف اعلان تھا اے میرے حبیب کا میلاد مبارک دھوم دھام سے کرنے والے جن بازاروں سے تو جلوس لے کر جایا کرتا تھا ان ہی بازاروں میں بطور صلہ وانعام تجھ پر میری رحمت نور کی بارش کی صورت میں برس رہی ہے۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلَ قَبْرَهُ الشَّرِيْفَ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَاَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ بِفَضْلِهِ

الْعَمِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

﴿سوال﴾

یہ نور کی بارش کہاں سے آتی تھی

﴿جواب﴾

یہ بات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے پوچھیں جو کہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ کی پیدائش مبارکہ کے دن اس مکان شریف میں میلاد پاک ہوا جس مکان میں رحمت کائنات ﷺ کی پیدائش مبارکہ ہوئی تھی میلاد خوانی کے دوران یکدم انوار بلند ہوئے میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان فرشتوں کے ہیں جو کہ ایسی محفلوں پر موکل ہیں نیز میں نے دیکھا کہ ملائکہ کے انوار کے ساتھ رحمت کے انوار بھی شامل ہو گئے ہیں۔

(فیوض الحرمین)

لہذا اگر ان ملائکہ کرام جو کہ ایسی پاک محفلوں پر موکل ہیں ان کے انوار کے ساتھ رحمت الہی کے انوار بھی شامل ہو کر ایک

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ مبارکہ پر برسیں تو کون سی اچنبے کی بات ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِیْن۔

قارئین حضرات آپ مشورہ دیں کہ ہم کن کی مانیں؟

ایک طرف ان عشاق مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی لمبی چوڑی فہرست ہے جن کے دل ودماغ میں رگ وریشہ میں لوئیں لوئیں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم رچا بسا ہے جن کا ہر کام سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوتا ہے کتابوں میں تو تذکرے قلمبند ہیں لیکن ہم نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں مثلاً سیدی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب لائلپوری ﴿فیصل آبادی﴾ یہ فقیر ابوسعید غفرلہ فیصل آبادی زندگی میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے والا سب سے پہلا طالب علم ہے اور آخری ایام تک خدمت بابرکت میں رہا۔

ننگے سر نماز پڑھنا تو درکنار پوری زندگی میں یاد نہیں کہ آپ نے صرف ٹوپی یا صرف پگڑی سے نماز پڑھی ہو کیونکہ سنت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہے کہ نماز میں ٹوپی پر پگڑی ہو۔

اور حدیث پاک کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا خود فرمایا کرتے تھے کہ لوگ بیمار ہوتے ہیں سیرپ پیتے ہیں گولیاں اور سفوف کھاتے ہیں لیکن میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالی کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک پڑھاتا ہوں تو میں ٹھیک ہو جاتا ہوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک حکیم صاحب ملاقات اور زیارت کی نیت سے حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا حضور میں ایک معجون بناتا ہوں جو کہ دماغ کی تقویت کے لئے بہت مفید ہے اگر اجازت ہو تو بنا کر لاؤں یہ سن کر فرمایا یہ آپ کی محبت وعقیدت ہے وہ حکیم صاحب کچھ دنوں کے بعد بند ڈبہ میں معجون بنا کر لائے اور خدمت میں پیش کی آپ نے فرمایا میری کتابوں والی الماری کے نیچے والے خانے میں رکھ دو حکیم صاحب معجون رکھ کر چلے گئے میں نے دیکھا کہ وہ معجون مہینوں تک وہاں رکھی رہی آپ کو وہ معجون کھانے کا موقعہ ہی نہ ملا کیوں کہ آپ کے نزدیک سب کچھ حدیث پاک کے ساتھ والہانہ عشق ہے۔

اور جب آپ ﴿سیدی محدث اعظم پاکستان﴾ زیادہ علیل ہوئے تو
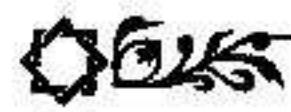
ڈاکٹروں نے مشورہ دیا آپ پڑھانا بند کردیں اور سیر کریں آپ فرمایا کرتے تھے مجھے اللہ تعالی نے سیر کرنے کے لئے نہیں بنایا چنانچہ نقاہت کی حالت میں بمشکل سیڑھیاں چڑھ کر دارالحدیث میں آتے اور حدیث پاک پڑھانا شروع کر دیتے اور پڑھانے کے دوران محسوس نہیں ہوتا تھا کہ آپ بیمار ہیں بلکہ گھنٹوں پڑھاتے رہتے تھے یہ تھا عشق رسول ﷺ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً وَّاسِعَةً وَّاَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيْم۔

الحاصل ایسے عشاق کی فہرست میں سے حضرت امام جلال الدین سیوطی ہیں جو کہ نوسوسال بعد جاگتے ہوئے سر کی آنکھوں سے ۷۵ بار دیدار مصطفےٰ ﷺ سے مشرف ہوئے ﴿میزان الشریعۃ الکبری﴾ وہ فرمارہے ہیں کہ میلاد پاک کے دن مستحب ہے کہ اظہار خوشی کیا جائے صدقات وخیرات کئے جائیں اجتماعات ﴿جلسہ وجلوس﴾ منعقد کئے جائیں۔

کیا ہم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے والد ماجد ولی کامل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کی بات مانیں جو کہ بارہا زیارت مصطفےٰ ﷺ سے نوازے گئے

کیا ہم حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بات مانیں جوکہ ہر سال میلاد پاک منعقد کرتے تھے اور ایک بغض وعناد والے مولوی کو دکھا دیا کہ یہ عشق رسول کی قندیلیں ہیں یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں۔

کیا ہم امام القراء امام جزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بات مانیں جو کہ ثویبہ لونڈی اور ابولہب والا واقعہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جب ایک کافر ابولہب جس کی مذمت میں پوری سورہ نازل ہوئی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں لونڈی ثویبہ کو آزاد کر کے ہر پیر کے دن انعام واکرام کا حقدار ہو سکتا ہے تو ایمان ومحبت والا امتی جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں مال خرچ کرتا ہے خوشیاں مناتا ہے وہ کیسے محروم رہ سکتا ہے مجھے جان کی قسم ایسا امتی نعمتوں والی بہشتوں میں ہوگا۔

کیا ہم شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی بات مانیں جو کہ دائم الحضوری تھے اور وہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے

مطابق مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور یہاں حدیث رسول ﷺ کا پرچار کیا جوکہ فرمارہے ہیں۔

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ میلاد پاک منعقد کرنے والا انعام واکرام کا حقدار ہو جاتا ہے نیز فرماتے ہیں اللہ تعالی رحم فرمائے اس مسلمان پر جوکہ میلاد پاک کی راتوں کو عید جانتا ہے وہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جن کا عقیدہ ہے کہ حبیب خدا سید انبیا ﷺ کی ولادت مبارکہ کی رات لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔

کیا ہم امام نووی شارح صحیح مسلم کے استاد مکرم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بات مانیں جوکہ فرمارہے ہیں یہ جو ہمارے زمانہ میں ہر سال میلاد پاک کے دن صدقات وخیرات کئے جاتے ہیں زینت وسرور ﴿خوشی﴾ کا اظہار کیا جاتا ہے یہ بہت اچھی چیز ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی محبت وتعظیم پر دلالت کرتی ہے وہ اللہ تعالی کا پیارا نبی جوکہ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے۔

کیا ہم امام سخاوی جیسے عاشق رسول ﷺ کی بات مانیں

جنہوں نے درود پاک کے موضوع پر ایسی پیاری کتاب لکھی ہے بنام ﴿القول البدیع﴾ جو کہ رہتی دنیا تک عشق رسول کا درس دیتی رہے گی

کیا ہم حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بات مانیں جیسے کہ مولانا محبوب عالم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بیان کیا کہ میں حضرت توکل شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوا تو وہاں میلاد پاک کا جلسہ منعقد کیا گیا اور مجھے بھی اس جلسہ میں بلایا گیا ارو جب لوگ کھڑے ہو کر صلاۃ سلام پڑھنے لگے تو میں کھڑے ہو کر بیٹھ گیا جلسہ کے اختتام پر میر صاحب نے میری شکایت کر دی میں حاضر ہوا تو حضرت توکل شاہ صاحب نے فرمایا مولوی صاحب جب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی تو مشرق ومغرب کے وحوش وطیور خوشیاں منا رہے تھے نیز مولوی صاحب آپ قیام کے وقت یہ تصور کر لیا کریں کہ مدینہ منورہ سے میرے سینہ میں فیض آرہا ہے زاں بعد جب بھی میں صلاۃ وسلام کے وقت کھڑا ہوتا ہوں مجھے مدینہ منورہ سے فیض آتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ کیا ہم حضرت مولانا حکیم فضل محمد جالندھری کی بات مانیں

جو کہ بڑی محبت سے دھوم دھام کے ساتھ میلاد پاک کیا کرتے تھے۔

کیا ہم حضرت شاہ ابوالخیر مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات جو صاحب کرامات ولی تھے جو کہ میلاد پاک کی مخالفت کرنے والوں کو بد عقیدہ جانتے تھے۔

یا ہم ان کی مانیں جن کے دلوں میں بغض وعناد بھرا ہوا ہے وہ اپنے اکابر اور اپنے لیڈروں کی یاد میں سب کچھ کر جائیں دن بھی مقرر کیے جائیں تداعی وتشہیر بھی اشتہارات واخبارات کے ذریعے خوب پرچار کیا جائے فضول خرچی اتنی کہ بلب اور ٹیوبوں کا شمار کرنا مشکل ہو جائے لیکن یہی چیزیں اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہوں تو فتوے گرم ہو جائیں کہ یہ ناجائز ہے بدعت ہے۔ بتایئے کہ ہم کن کی مانیں

سامعین حضرات اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ کن کے پیچھے چلنا ہے اور اگر آپ کہیں یہ بھی ٹھیک ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں ایسا کہنا بہت بڑی منافقت ہے منافقوں کی اس روش کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ یعنی منافق لوگ نہ ادھر پوری طرح ہیں نہ اُدھر ہیں کہتے ہیں یہ بھی ٹھیک ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں۔

اے میرے عزیز!

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا　　سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی منافقت سے بچائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

دردمندانہ استدعاء

سب بھائیوں کلمہ گو مسلمانوں کی خدمت میں دردمندانہ استدعاء ہے کہ خدارا یہ اختلاف یہ شرک وبدعت کے فتوے چھوڑ کر میلاد پاک کی خوشی میں محفلیں سجائیں ناجائز کاموں اور خرافات سے بچ کر جلسے جلوس منعقد کریں اسلام کی شان وشوکت کا اظہار کریں پھر سارے کے

سارے دربار الٰہی میں التجائیں کریں کہ اے رحیم وکریم مولی اسلام کا بول بالا کر عالم اسلام کی خیر اور حفاظت فرما آج جبکہ یہود وہنود اسلام کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ اہل اسلام پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ سب متحد ہو جائیں اور اہل ایمان کا کردار کریں۔ پھر دیکھیں اسلام کو کیسے فتح نصیب ہوتی ہے کیوں نہ ہوگی جبکہ اللہ تعالی جل جلالہ کا قرآن مجید مین چمکتا دمکتا اعلان موجود ہے:

لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ۔

یعنی مسلمانو سستی نہ کرو غم نہ کھاؤ تم ہی کامیاب وکامران ہو ﴿فتح تمہاری ہی ہے﴾ صرف ایک شرط ہے کہ تم مومن بن جاؤ۔

مسلمان بھائیو یہ کون سی خیر خواہی ہے کہ انگریز تو عیسی علیہ اسلام کی پیدائش کا دن دنیا بھر میں منائیں اس دن دنیا بھر میں کالجوں میں سکولوں میں، دفتروں میں چھٹی ہو لیکن مسلمان اپنے نبی رحمت کائنات ﷺ کی پیدائش کے دن آپس میں فتوی بازی شروع کر دیں

کہ یہ ناجائز ہے بدعت ہے گھنیا کے سانگ کی طرح ہے۔ لَا حَـوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم

دعاء

یا اللہ مسلمانوں کو سمجھ عطا کر کہ وہ اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑا نہ ماریں حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید العالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

نکتہ

عموماً بڑے لوگ یعنی دولتمند لوگ میلاد پاک کے جلوس میں شریک نہیں ہوتے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہ کیونکہ وہ اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں وہ اگر چھوٹے لوگوں کے ساتھ جلوس میں شریک ہوں تو وہ اس میں ہتک سمجھتے ہیں۔ ہاں ان کے بیٹے کی بھائی کی یا بھتیجے، بھانجے کی شادی ہو تو برات کے ساتھ بخوشی جاتے ہیں۔ لیکن حبیب خدا سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کے جلوس کے ساتھ چلنا پسند نہیں کرتے۔ بدیں وجہ خطرہ ہے کہ قیامت کے دن معاملہ الٹ نہ ہو جائے کہیں چھوٹے بڑے اور بڑے

چھوٹے نہ کر دیئے جائیں کیونکہ قیامت تو صرف اظہار عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قائم کی جائیگی۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

تو کہیں ایسا نہ ہو کہ فرمان جاری ہوا ے فرشتو جو لوگ میرے حبیب کی ولادت کی تقریبات میں خوشی خوشی شریک ہوتے تھے ان کو بڑے کر دو لیکن جو لوگ اپنی ناک اونچی رکھنے کے لئے چھوٹوں کے ساتھ چلنا پسند نہیں کرتے تھے اور اپنے بیٹوں، بھتیجوں، بھانجوں کی برات کے ساتھ بخوشی رواں دواں ہوتے تھے ان کو نیچے کر دو۔

سوال

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے۔

اس کا کیا ثبوت ہے؟

اس کا ثبوت یہ ہے جو کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، ابن ماجہ، و دیگر کتب حدیث میں مضمون ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے اور محشر کے میدان میں جمع ہو جائیں گے تو سورج بالکل قریب آ جائے گا زمین آگ اگلتی ہو گی کوئی سایہ، کوئی محل، کوئی چھت، کوئی بلڈنگ نہ ہو گی پسینہ بہتا ہو گا کوئی پرسان حال نہ ہو گا پانی کی بوند بھی میسر نہ ہو گی مخلوق مارے مارے پھرتی ہو گی یوں ہی عرصہ دراز گذر جائے گا پھر لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ کیا کریں آخر مشورہ یہاں پہنچے گا کہ کوئی وسیلہ تلاش کریں پھر فیصلہ کریں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں اور سب حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ ہم سب کے باپ ہیں اللہ تعالی نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور تمام فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا آپ کو اپنی جنت میں رکھا آپ کو اللہ تعالی نے اپنا صفی بنایا لہذا آپ رب تعالی کے دربار ہماری شفاعت کریں تاکہ اللہ تعالی ہمیں اس سختی سے

نجات دے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں یہ سنکر حضرت
آدم علیہ السلام فرمائیں گے: لَسْتُ هَنَاكُمْ یہ میرا کام نہیں ہے
نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ تم کسی اور کے پاس جاؤ
لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں حضرت آدم علیہ
السلام فرمائیں گے تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ لوگ جب حضرت
نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوں گے تو سیدنا
نوح علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے: لَسْتُ هَنَاكُمْ ......
نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ یہ میرا کام نہیں تم کسی اور
کے ہاں جاؤ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں
فرمائیں گے تم اللہ تعالی کے پیارے خلیل ابراہیم کے ہاں جاؤ اور جب
لوگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوں
گے تو خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام بھی یوں ہی فرمائیں گے:
لَسْتُ هَنَاكُمْ ...... نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
یہ کام میرا نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں

کس کے پاس بھیجتے ہیں آپ فرمائیں گے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جب لوگ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوں گے تو موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے:

لَسْتُ هُنَاكُمْ ...... نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ

یہ میرا کام نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ تو لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں آپ فرمائیں گے تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جب لوگ سیدنا عیسیٰ روح اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے:

لَسْتُ هُنَاكُمْ ...... نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ یہ میرا کام نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تم اس ذات گرامی کی خدمت میں حاضری دو جو کہ اولاد آدم کے سردار ہیں جو کہ آج کے دن بے خوف ہیں اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ فَلْیَشْفَعْ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ تم اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی خدمت

میں حاضر ہو جاؤ وہ تمہاری شفاعت کریں گے جب سب کے سب اولین وآخرین تھکے ہارے اشکبار غموں کے مارے حاضر ہو کر عرض کریں گے اے اللہ تعالی کے حبیب آپ ہمارے لئے اپنے رب کریم کے دربار شفاعت کردیں کہ وہ ہمارا حساب لے لے یہ سن کر حبیب خدا سید انبیاء رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والاخرین یہ نہیں فرمائیں گے لَسْتُ هٰنَاكُمْ کہ یہ میرا کام نہیں تم کسی اور کے پاس جاؤ بلکہ فرمائیں گے: اَنَالَهَا اَنَالَهَا یہ کام میرا ہے میں ہی شفاعت کے لئے ہوں پھر رحمت دو عالم حبیب خدا ﷺ براق پر سوار ہو کر مقام محمود پر پہنچیں گے جیسے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

محبوب وہ دن دور نہیں جب تیرا رب کریم تجھے مقام میں پہنچائے گا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مقام محمود مقام شفاعت ہے۔

﴿ماخوذ از تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین۔ ص ۷۱﴾

مقام غور و فکر

ساری خدائی میں اللہ تعالی کے نبیوں رسولوں کی شان اعلی وارفع ہے اور نبیوں رسولوں ﴿علی نبینا وعلیھم الصلاۃ والسلام﴾ میں سے پانچ حضرات سیدنا آدم علیہ السلام، سیدنا نوح علیہ السلام سیدنا ابراہیم علیہ السلام، سیدنا موسی علیہ السلام، سیدنا عیسی علیہ السلام کی شان ارفع واعلی ہے تو اللہ تعالی سب لوگوں کو اولین و آخرین کو ان پانچ حضرات کی بارگاہ میں پہنچائیگا بعد میں سب لوگ اللہ تعالی کے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر گوہر مراد حاصل کریں گے اور یہ چکر اس لئے لگوایا جائے گا تاکہ کسی کے دل میں کوئی خیال وگمان کوئی حسرت باقی نہ رہ جائے کہ شاید یہ کام کوئی اور بھی کر سکتا ہے نیز قابل غور بات یہ ہے کہ حساب تو اللہ تعالی نے ہی لینا ہے پھر اتنا وقت اور اتنے چکر کیوں لگوائے جائیں گے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

خلیل ونجی مسیح وصفی سبھی سے کہی کہیں بھی نہیں

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اور جب یہ واضح ہو گیا کہ قیامت قائم ہی محبوب کی شان محبوبی دکھانے کے لئے ہے تو جو لوگ والہانہ طور پر رفعت شان مصطفےٰ ﷺ کا کردار ادا کرتے رہتے ہیں وہ کیوں نہ سرفرازی اور بلندی درجات کے حقدار ہوں گے۔ اس لئے یہیں پر سوچ لینا چاہیئے کہ جلوس میلاد پاک کو اہمیت دینا چاہیے یا کہ بھائی، بیٹے، بھتیجے، بھانجے کی تقریب شادی کو اہمیت دینی چاہیے۔

جاگنا ہے تو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے

حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

پھر یہ کہ جو مسلمان حبیب خدا رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادت پاک پر زیادہ خوشی کا اظہار کرتا ہے اس پر حبیب خدا ﷺ بھی خوش ہوتے ہیں۔

حضرت خواجہ ابن نعمان خواب میں زیارت مصطفےٰ ﷺ

مشرف ہوئے تو مسئلہ پوچھ لیا یا رسول اللہ جو لوگ ہر سال جناب کی ولادت پاک پر خوشیاں مناتے ہیں ان کے متعلق کیا حکم ہے یہ سن کر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿تذکرۃ الواعظین۔ص ۵۵۴﴾

لہذا جو مسلمان یہ خیال کرے کہ یہ میرے آقا علیہ السلام کے میلاد پاک کا جلوس ہے خوشی خوشی اچھا لباس پہن کر خوشبو لگا کر شامل ہوگا کیا اس پر حبیب خدا رحمۃ للعالمین خوش نہ ہوں گے یقیناً خوش ہوں گے اور جب سرکار خوش ہو گئے تو پھر جنت ہی جنت ہے۔

نیز حضرت خواجہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن زیادہ فکر لاحق ہوئی کہ پتہ نہیں قیامت کو کیا حال ہوگا۔ آنکھ لگ گئی تو قسمت جاگ اٹھی زیارت مصطفےٰ علیہ السلام سے سرفراز ہوئے تو سرکار نے فرمایا غلام علی جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ دوزخ نہیں جائے گا ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ﴾

اس سے وہ حضرات بھی عبرت حاصل کریں جو کہتے ہیں کہ عمل ہی سب کچھ ہے اگر عمل ہی سب کچھ ہے تو چاہیئے کہ قیامت کے دن اس

مصیبت و پریشانی میں یوں عرض کریں یا اللہ تجھے نماز روزے کا واسطہ تجھے حج وعمرہ کا واسطہ، تجھے دنیا بھر میں پھر پھر کر تبلیغ کرنے کا واسطہ ہمیں اس مصیبت و پریشانی سے نجات عطا کر۔

ایسا ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی قرآن وحدیث یا کسی تفسیر میں اس کا نام ونشان ہے اور جو اوپر مذکور ہوا کہ حبیب خدا ﷺ کے شفاعت سے چھٹکارا ملے گا یہ صحاح ستہ ودیگر حدیث پاک کی معتبر کتابوں سے ثابت ہے اللہ تعالی سب کو سمجھ عطا کرے یا اللہ ہمیں سچی سچی محبت عطا کر۔

محتاج دعا فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ ولاحبابہ

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۲ فروری ۲۰۰۳ء

﴿اکابر علماء اور ائمہ دین میں سے کس کس نے میلاد پاک کو جائز و مستحب قرار دیا ہے۔﴾

۱۔ شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی

۲۔ امام شمس الدین جزری

۳۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۴۔ امام جلال الدین سیوطی

۵۔ شاہ عبدالرحیم دہلوی

۶۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

۷۔ علامہ ابن جوزی

۸۔ حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مرادآبادی

۹۔ حضرت حکیم فضل محمد جالندھری

۱۰۔ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی

۱۱۔ ابولہب والا واقعہ لکھنے والے امام بخاری

۱۲۔ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی

۱۳۔ حضرت خواجہ زید فاروقی ازہری

۱۴۔ حضرت علامہ ابن حجر

۱۵۔ حضرت علامہ ابوشامہ

۱۶۔ حضرت توکل شاہ انبالوی

۱۷۔ امام سید جعفر برزنجی

۱۸۔ امام علامہ محمد یوسف نبہانی۔ رحمتہ اللہ علیہم

ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے نو سو سال بعد جاگتے ہوئے پچھتر بار رحمت کائنات ﷺ کی زیارت کی جیسے کہ امام سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان میں سے وہ بھی ہیں جن کو ہر روز زیارت نصیب ہوتی تھی جیسے کہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔ ان میں سے وہ بھی ہیں جن کو حبیب خدا ﷺ نے ﴿میرا محبوب﴾ کا لقب عطا کیا جیسے کہ علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اے مسلمان بھائی سوچ اور غور وفکر کر کہ ہم نے کس کے پیچھے چلنا ہے اللہ تعالیٰ نظر بصیرت عطا کرے۔ آمین۔

﴿ابوسعید مفتی محمد امین غفرلہ﴾